

یومِ قفلِ مدینہ اجتماع کا جدول

(دورانیہ اگھنٹہ ۲۶ منٹ ہے)

از: مجلس مدنی انعامات (دعوتِ اسلامی)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

یومِ قفلِ مدینہ جدول (دورانہ اگھنٹہ ۲۶ منٹ ہے)

{ 1 }	تلاوت	{ 2 }	کلام (عمل کا ہو جذبہ عطا یا الہی)
{ 3 }	بیان (قفلِ مدینہ پمفلٹ، رسالہ خاموش شہزادہ)	{ 4 }	کلام (اللہ ہمیں کر دے عطا قفلِ مدینہ)
{ 5 }	صلوٰۃ التوبہ	{ 6 }	فکرِ مدینہ
{ 7 }	لکھ کر گفتگو	{ 8 }	اشارے
{ 9 }	چلنے کی مشق	{ 10 }	تصورِ مرشد
{ 11 }	صلوٰۃ و سلام ودعا	{ 12 }	ملاقات و خیر خواہی

یومِ قفلِ مدینہ اجتماع کا جدول

{ 1 } تلاوت سورہ ملک

(2) عمل کا ہو جذبہ عطا یا الہی

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الہی گناہوں سے مجھ کو بچایا الہی
 میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یا الہی
 میں پڑھتا رہوں سنتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یا الہی
 دے شوقِ تلاوت دے دُوقِ عبادت رہوں با وضو میں سدا یا الہی
 ہمیشہ نگاہوں کو اپنی جھکا کر کروں خاشعانہ دُعا یا الہی
 نہ نیکی کی دعوت میں سستی ہو مجھ سے بنا شائقِ قافلہ یا الہی

سعادت ملے درسِ فیضانِ سنت کی روزانہ دو مرتبہ یا الہی
عمل کا ہو جذبہ عطا یا الہی گناہوں سے مجھ کو بچا یا الہی

{ 3 } بیان

اعلان کیجئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کی غرض سے مدنی انعام نمبر (60) پر عمل کرتے
ہوئے آج یومِ قفلِ مدینہ منانے کی نیت کرتے ہیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

یومِ قفلِ مدینہ کا پمفلٹ

فُضُول بات کرنے میں گناہ نہیں مگر فُضُول بولتے بولتے گناہوں بھری باتوں میں جا پڑنے کا
سخت اندیشہ رہتا ہے اس لئے فُضُول گوئی سے بچنے کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول
میں ہر مہینے کی پہلی پیر شریف (یعنی اتوار مغرب تا پیر مغرب تک) ”یومِ قفلِ مدینہ“ منانے کی اسلامی بھائیوں
اور اسلامی بہنوں کیلئے ترغیب ہے، اس کا لطف تو وہی محسوس کر سکتا ہے جو یہ دن مناتا ہے۔ اس میں مکتبہ
المدینہ کا رسالہ ”خاموش شہزادہ“ (48 صفحات) ایک بار پڑھنا یا سننا ہے، اکیلے پڑھئے یا آپس میں تھوڑا
تھوڑا پڑھ کر سنا دیجئے۔ اس طرح خاموشی کا جذبہ ملے گا۔ یومِ قفلِ مدینہ میں حتی الامکان ضرورت کی
بات بھی اشارے سے یا لکھ کر کیجئے، ہاں جو اشارے وغیرہ نہ سمجھتا ہو یا جہاں بولنا ضروری ہو وہاں زبان
سے بولئے مثلاً سلام و جواب سلام، چھینک پر حمد یا حمد کرنے والے کا جواب، اسی طرح نیکی کی دعوت
دینا وغیرہ وغیرہ۔ جو لوگ اشارے نہیں سمجھتے ان کے ساتھ ضرورتاً زبان سے بات چیت کیجئے اور یہ مدنی
پھول تو عمر بھر کیلئے قبول فرما لیجئے کہ جب بھی کام کی بات کرنی ہو کم سے کم الفاظ میں نمطالی جائے، اتنا

زیادہ مت بولنے کے مخاطب یعنی جس سے بات کر رہے ہیں وہ بیزار ہو جائے، بہر حال ہر اس انداز سے بچئے جو تنفیہ عوام (یعنی لوگوں میں نفرت پھیلنے) کا باعث ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ایسے بھی ہیں جو ہر ماہ لگا تار تین دن ”یومِ قفلِ مدینہ“ مناتے ہیں، کاش! زندگی بھر روزانہ ہی ”یومِ قفلِ مدینہ“ منانے والے بن جائیں۔ کاش! دل کے مدنی گلدستے میں عمر بھر کیلئے یہ مدنی پھول سج جائے ”فُضُولِ گوئی سے بچتا کہ گناہوں بھری باتوں میں پڑ کر جہنم میں نہ پڑو۔“

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيلَت

رسولِ نذیر، سراجِ منیر، محبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلپذیر ہے: ذِکْرُ الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر دُرُودِ پَاک پڑھنا فقر (یعنی تنگدستی) کو دُور کرتا ہے۔

(الْقَوْلُ الْبَدِيع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة... الخ، ص ۲۷۳)

شہزادے نے یکا یک چُپ سا دھلی۔ بادشاہ اور وزیر اور تمام درباری حیران ہیں کہ آخر اس کو ہو کیا گیا ہے جو بولتا نہیں! سب نے کوشش کر دیکھی لیکن شہزادہ خاموش تھا خاموش ہی رہا۔ خاموشی کے باؤ جو شہزادے کے معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ایک دن خاموش شہزادہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پرندوں کا شکار کھیلنے چلا۔ کمان پر تیر چڑھائے ایک گھنے دَرَخْت کے نیچے کھڑا اُس میں پَرَنَدہ تلاش کر رہا تھا، اتنے میں دَرَخْت کے پتوں کے جھنڈ کے اندر سے کسی پَرَنَدے کے بولنے کی آواز آئی، بس پھر کیا تھا، اُس نے فوراً آواز کی سمت تیر چلا دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک پَرَنَدہ زخمی ہو کر گر اور تڑپنے لگا۔ خاموش شہزادہ بے اختیار بول اُٹھا: پَرَنَدہ جب تک خاموش تھا سلامت رہا مگر بولتے ہی تیر کا نشانہ بن گیا اور افسوس! اس کے بولنے کے سبب میں بھی بول پڑا۔

چُپ رہنے میں سوسکھ ہیں تو یہ تجربہ کر لے اے بھائی! زباناں پر تو لگا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص 94)

خاموشی میں امن ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یہ حکایت من گھڑت ہی سہی مگر یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ باتونی شخص دوسروں کو بولنے پر مجبور کر دیتا، اپنا اور دیگر افراد کا وقت برباد کرتا، کئی بار بول کر پچھتا تا اور بار بار پریشانی اُٹھاتا ہے، واقعی انسان جب تک خاموش رہتا ہے بہت ساری آفتوں سے امن میں رہتا ہے۔

بہرام اور پرندہ

کہتے ہیں: بہرام کسی درخت کے نیچے بیٹھا تھا، اُسے ایک پرندے کی آواز سنائی دی اور اُس نے اُسے مار گرایا پھر کہنے لگا: زبان کی حفاظت انسان اور پرندے دونوں کے لئے مفید ہے اگر یہ پرندہ اپنی زبان سنبھالتا تو ہلاک نہ ہوتا۔

(مستطرف، ۱۴۷/۱)

خاموشی کی فضیلت پر چار فرامینِ مصطفیٰ

- 1 { مَنْ صَمَّتْ نَجَّاعِي جُوچپ رہا اُس نے نجات پائی۔ (ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ماجاء في الشفاعة، ۲۲۵/۴، حدیث: ۲۵۰۹) } 2 { الصَّمْتُ سَيِّدُ الْاِخْلَاقِ خاموشی اخلاق کی سردار ہے۔ (الفردوس بماثور الخطاب، ۴۱۷/۲، حدیث: ۳۸۵۰) } 3 { الصَّمْتُ اَرْفَعُ الْعِبَادَةَ خاموشی اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ (ایضاً حدیث: ۳۸۴۹) } 4 { آدمی کا خاموشی پر قائم رہنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (شُعَبُ الْاِيْمَان، باب في حفظ اللسان، ۲۴۵/۴، حدیث: ۴۹۵۳) }

60 سال کی عبادت سے بہتر کی وضاحت

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الخان چوتھی حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی شخص ساٹھ سال عبادت کرے مگر زیادہ باتیں بھی کرے، اچھی بری بات میں تمیز نہ کرے اس سے یہ بہتر ہے کہ تھوڑی دیر خاموش رہے کیونکہ خاموشی میں فکر بھی ہوئی، اصلاح نفس بھی، معارف و حقائق میں استعراق بھی، ذکر خفی کے سُمندر میں غوطہ لگانا بھی، مراقبہ بھی۔

(مرآة المناجیح، ۳۶۱/۶، مختصراً)

فالتوباتوں کے چار لرزہ خیز نقصانات

”گپ شپ“ کرنے والے، بات کا بتنگڑ بنانے والے، بلکہ فضول بات چونکہ جائز ہے گناہ نہیں یہ سوچ کر یا ویسے ہی جو کبھی بکھا رہی فضول باتیں کرتے ہیں وہ بھی فضول باتوں کے مُعَلِّق حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے تاثرات (ت۔ اٹ۔ ثرات) ملاحظہ فرمائیں اور اپنے آپ کو فضول گفتگو کے ان چار نقصانات سے ڈرائیں۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ان چار رُو جُوہات کی بنا پر فضول باتوں کی مَدَمَّت فرمائی ہے: (1) فضول باتیں کرنا کاتبین (یعنی اعمال لکھنے والے بزرگ فرشتوں) کو لکھنی پڑتی ہیں، لہذا آدمی کو چاہیے کہ ان سے شرم کرے اور انہیں فضول باتیں لکھنے کی رَحْمَت نہ دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 سورہ ق آیت نمبر 18 میں ارشاد فرماتا ہے: مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ، ترجمہ کنز الایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔

(2) یہ بات اچھی نہیں کہ فضول باتوں سے بھر پورا اعمال نامہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہو (3) اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں تمام مخلوق کے سامنے بندے کو حکم ہوگا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھ کر سناؤ! اب قیامت کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی، انسان بڑھنہ (ب۔رہ۔نہ یعنی ننگا) ہوگا، سخت پیاسا ہوگا، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہوگی، جنت میں جانے سے روک دیا گیا ہوگا اور ہر قسم کی راحت اُس پر بند کر دی گئی ہوگی، غور تو کیجئے! ایسے تکلیف دہ حالات میں فُضُولِ باتوں سے بھرپور اعمال نامہ پڑھ کر سنانا کس قدر پریشان کن ہوگا! (حساب لگائیے اگر روزانہ صرف 15 منٹ بھی فُضُولِ باتیں کی ہیں تو ایک مہینے کے ساڑھے سات گھنٹے ہوئے اور ایک سال کے 90 گھنٹے، بالفرض کسی نے پچاس سال تک روزانہ اوسطاً 15 منٹ فُضُولِ گفتگو کی تو 187 دن 12 گھنٹے ہوئے یعنی چھ ماہ سے زائد، تو غور فرمائیے! قیامت کا ہولناک دن جس میں سورج صرف ایک میل پر رہ کر آگ برس رہا ہوگا، ایسی ہوشربا گرمی میں مسلسل بلا وقفہ چھ ماہ تک کون اعمال نامہ پڑھ کر سنا سکے گا! یہ تو صرف یومیہ پندرہ منٹ کی فُضُولِ گوئی کا حساب ہے۔ ہمارے تو بسا اوقات کئی کئی گھنٹے دوستوں کے ساتھ فُضُولِ گپ شپ میں گزر جاتے ہیں، گناہوں بھری باتیں اور دیگر بُرائیاں مزید برآں)۔ (4) قیامت کے دن بندے کو فُضُولِ باتوں پر ملامت کی جائے گی اور اُس کو شرمندہ کیا جائے گا۔ بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہوگا اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے شرم و ندامت سے پانی پانی ہو جائے گا۔ (منہاج العابدین، ص 67)

ہر لفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دوں گا اللہ زباں کا ہوعطا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص 93)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

سب سے زیادہ نقصان دہ چیز

حضرت سیدنا سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے بارگاہ

رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ میرے لئے سب سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ چیز کسے قرار دیتے ہیں؟ تو سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی زبَانِ مبارک پکڑ کر ارشاد فرمایا: اِسے۔ (ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۱۸۴/۴، حدیث: ۲۴۱۸)

بھلائی کی بات کرو یا چُپ رہو

کاش! بخاری شریف کی یہ حدیثِ پاک ہمارے ذہن و دماغ میں راسخ ہو جائے، جس میں یہ بھی ہے: مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فليقلُ خَيْرًا أَوْ لِيصُمْتُ ”جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔“ (بخاری، کتاب الأدب، من كان يؤمن بالله... الخ، ۱۰۵/۴، حدیث: ۶۰۱۸) دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 217 صفحات پر مشتمل کتاب ”اللہ والوں کی باتیں“، صفحہ 91 پر امیر المؤمنین، حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: اُس بات میں کوئی بھلائی نہیں جس سے مقصود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی نہ ہو۔“ (جلیئۃ الاولیاء، ابو بکر الصدیق، ۷۱/۱) حضرت سیدنا امام سفیان ثوری رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ نے فرمایا: عبادت کا اول خاموشی ہوتی ہے، پھر علم حاصل کرنا، اس کے بعد اسے یاد کرنا، پھر اس پر عمل کرنا اور اسے پھیلانا۔ (تاریخ بغداد، ۶/۶)

اگر جنت درکار ہو تو...

حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللهِ عَلَي نَبِينَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی خدمتِ باعظمت میں لوگوں نے عرض کیا: کوئی ایسا عمل بتائیے کہ جس سے جنت ملے۔ ارشاد فرمایا: ”کبھی بولومت۔“ عرض کی: یہ تو نہیں ہو سکتا۔ فرمایا: ”اچھی بات کے سوا زبَان سے کچھ مت نکالو۔“ (احیاء العلوم، ۱۳۶/۳)

اکثر مرے ہونٹوں پر ہے ذکرِ مدینہ اللہ زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص 93)

خاموشی ایمان کی سلامتی کا ذریعہ ہے

جس بدنصیب کی زبان قینچی کی طرح ہر کسی کی بات کا ٹٹی چلی جاتی ہوگی، وہ دوسرے کی بات

اچھی طرح سمجھنے سے محروم رہے گا بلکہ باتونی شخص کے لیے یہ بھی خطرہ رہتا ہے کہ بک بک کرتے

ہوئے زبان سے معاذ اللہ کفریات نکل جائیں۔ چنانچہ جُتَّہُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن

محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الباری ”احیاء العلوم“ میں بعض بزرگوں کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے

ہیں: خاموش رہنے والے شخص میں دونو بیاں جمع ہو جاتی ہیں (1) اُس کا دین سلامت رہتا ہے اور

(2) دوسرے کی بات اچھی طرح سمجھ لیتا ہے۔ (احیاء العلوم، ۱۳۷/۳)

خاموشی جاہل کا پردہ ہے

حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: الصَّمْتُ زَيْنٌ لِلْعَالِمِ وَسِتْرٌ لِلْجَاهِلِ

خاموشی عالم کا وقار اور جاہل کا پردہ ہے۔

(شُعْبُ الْاِيْمَان، باب في حفظ اللسان، ۲۷۹/۷، حدیث: ۵۰۵۰)

خاموشی عبادت کی چابی ہے

حضرت سیدنا امام سفیان رحمۃ اللہ العنان سے مروی ہے: زیادہ خاموشی عبادت کی چابی ہے۔

(موسوعة ابن أبي الدنيا، باب قلة الكلام والتحفظ في النطق، ۲۰۵/۷، رقم: ۴۳۶)

بول کر پچھتانے سے نہ بول کر پچھتانا اچھا

سچ ہے، بول کر پچھتانے سے نہ بول کر پچھتانا اچھا اور زیادہ ”کھا کر“ پچھتانے سے ”کم کھا کر“ پچھتانا اچھا کہ جو بولتا رہتا ہے وہ مصیبتوں میں پھنستا رہتا ہے اور جو زیادہ کھانے کا عادی ہوتا ہے وہ اپنا معدہ تباہ کر بیٹھتا، اکثر موٹاپے کا شکار ہو جاتا اور طرح طرح کی بیماریوں کی زد میں رہتا ہے، اگر جوانی میں امراض سے قدرے بچت ہو بھی گئی تو جوانی ڈھلنے کے بعد بسا اوقات سراپا مَرَض بن جاتا ہے۔ زیادہ کھانے کے نقصانات اور موٹاپے کے علاج وغیرہ جاننے کیلئے فیضانِ سنت جلد اول کے باب پیٹ کا قفلِ مدینہ کا مطالعہ فرمائیے۔

گوںگا فائدے میں رہتا ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا جائے تو ناپینا فائدے میں رہتا ہے کہ غیر عورتوں کو گھورنے، مردوں پر لذت بھری نگاہیں ڈالنے، فلمیں ڈرامے دیکھنے، کسی ہاف پینٹ والے کے کھلے گھٹنے اور رانیں دیکھنے وغیرہ وغیرہ بدنگاہیوں کے گناہوں سے بچا رہتا ہے۔ اسی طرح گوںگا بھی زبان کی بے شمار آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کاش میں گوںگا ہوتا مگر ذکر اللہ کی حد تک گویائی (یعنی بولنے کی صلاحیت) حاصل ہوتی۔ (مَزَقَلَةُ الْمُفَاتِيحِ، ۱۰، ۸۷/۱، تحت الحدیث: ۵۸۲۶) ”احیاء العلوم“ میں ہے حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک زبان دراز عورت دیکھی تو فرمایا: اگر یہ گوںگی ہوتی تو اس کے حق میں بہتر تھا۔ (احیاء العلوم، ۱۴۲/۳)

گھر امن کا گھوارہ کیسے بنے!

خصوصاً ہماری وہ اسلامی بہنیں درس حاصل کریں جو ہر وقت لگائی بجھائی اور تیری میری میں لگن رہتیں اور ادھر ادھر کی ادھر ادھر لگانے سے فرصت نہیں پاتیں۔ اگر اسلامی بہنیں صحیح معنوں

میں اپنی زبان پر قفلِ مدینہ لگالیں تو ان کی گھریلو پریشانیوں، رشتے داروں سے ناچاقیاں اور ساس بہو کی لڑائیاں وغیرہ بہت سارے مسائل حل ہو جائیں اور سارے کا سارا خاندان امن کا گہوارہ بن جائے کیونکہ زیادہ تر گھریلو جھگڑے زبان کے بے جا استعمال ہی کے سبب ہوتے ہیں۔

ساس بہو کا جھگڑا نمٹانے کا مدنی نسخہ

ساس اگر ڈانٹ ڈپٹ کرتی ہو تو ”بہو“ کو چاہئے کہ صرف اور صرف صبر کرے، اپنی ساس کو جواباً ایک لفظ بھی نہ کہے اور اپنے شوہر کو بھی شکایت نہ کرے، اپنے میکے میں بھی کچھ نہ بتائے بلکہ منہ بھی نہ چڑھائے، نیز اپنے بچوں یا برتنوں وغیرہ پر بھی غصہ نہ نکالے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کامیابی اس کے قدم چوم لے گی۔ کہا جاتا ہے: ایک چُپ سو کو بہرائے۔ اسی طرح اگر کوئی بہو اپنی ”ساس“ سے جھگڑا کرتی ہو تو ساس کو چاہئے کہ بالکل جوابی کارروائی نہ کرے، صرف خاموشی ہی اختیار کرے گھر کے کسی فرد حتیٰ کہ اپنے بیٹے کو بھی شکایت نہ کرے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کہات: ”ایک چُپ سو سکھ“ کے مطابق سکھ چین پائے گی۔ جی ہاں اگر صحیح معنوں میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے اس ”مدنی نسخے“ پر عمل کیا گیا تو اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ جلد ہی ساس بہو کی لڑائی ختم ہو جائے گی اور گھر امن کا گہوارہ بن جائے گا۔ ساس بہو کے جھگڑوں کے علاج کیلئے حکمت بھرے مدنی پھولوں پر مشتمل V.C.D. گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے! مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ WWW.DAWATEISLAMI.NET: پر ملاحظہ فرمائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِس v.c.d. کی برکت سے کئی گھر امن کا گہوارہ بن چکے ہیں۔

ہے دبدبہ خاموشی میں ہیبت بھی ہے پنہاں اے بھائی! زباں پر تو لگا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص 94)

زبان کی خدمت میں درخواست

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جب زبان سیدھی رہے گی اور اس سے اچھی اچھی باتوں کا سلسلہ ہوگا تو اس کا فائدہ سارا ہی جسم اٹھائے گا اور اگر یہ ٹیڑھی چلی مثلاً کسی کو جھڑکا، گالی دی، کسی کی بے عزتی کر دی، غیبت و چغلی کی، جھوٹ بولا تو بسا اوقات دنیا میں بھی جسم کی پٹائی ہو جاتی ہے۔ ہمارے بیٹھے بیٹھے پیارے پیارے اور سب سے اچھے اور خوش اخلاق آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: جب انسان صُحُح کرتا ہے تو اُس کے اعضا جھک کر زبان سے کہتے ہیں: ہمارے بارے میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے ڈر کیونکہ ہم تجھ سے وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

(ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۱۸۳/۴، حدیث: ۲۴۱۰)

یارب نہ ضرورت کے سوا کچھ بھی بولوں!
اللہ زبان کا ہوعطا فقل مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص 93)

اچھی بات کرنے کی فضیلت

تاجدار رسالت، مالکِ کوثر و جنتِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہر اندر سے دیکھا جاتا ہے۔ ایک ایک اعرابی نے اٹھ کر عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کس کے لیے ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ نَے ارشاد فرمایا: یہ اُس کے لیے ہیں جو اچھی گفتگو کرے، کھانا کھائے، مٹو اتر روزے رکھے، اور رات کو اٹھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے نماز پڑھے جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

(ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة غرف الجنة، ۲۳۷/۴، حدیث: ۲۵۳۰)

آقا طویل خاموشی والے تھے

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلَ الصَّمْتِ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَوِيلَ خَامُوشِي وَاللَّي تَحَى۔ (شرحُ السُّنَّةِ لِلْبَغَوِيِّ، ۷/ ۴۵، حدیث: ۳۵۸۹) مُفَسِّرُ شَهِيرِ حَكِيمِ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَانِ اِسْ حَدِیثِ پَاک کے تحت فرماتے ہیں: خاموشی سے مراد ہے دنیاوی کلام سے خاموشی ورنہ حُصُو رِ اِقْدَس (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی زَبَانِ شَرِيفِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں تر رہتی تھی، لوگوں سے بلا ضرورت کلام نہیں فرماتے تھے۔ یہ ذکر ہے جائز کلام کا، ناجائز کلام تو عمر بھر زَبَانِ شَرِيفِ پَر آئی ہی نہیں۔ جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ ساری عمر شریف میں ایک بار بھی زَبَانِ مَبَارَكِ پَر نہ آئے۔ حضور (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) سِرِ اِپَا حَقِّ ہِیْنِ پھر آپ تک باطل کی رسائی کیسے ہو۔

(مراۃ المناجیح، ۸/۸)

بولنے اور چپ رہنے کی دو قسمیں

فَرْمَانِ مِصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هِیْ: اِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوتِ وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ يَعْنِي اِچْھِی بَاتِ کَہْنَا خَامُوشِي سَے بہتر ہے اور خاموش رہنا بُری بات کہنے سے بہتر ہے۔ (شُعْبُ الْاِيْمَانِ، بَابِ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ، ۲۵۶/۴، حدیث: ۴۹۹۳) حضرت سیدنا علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَشَفُ الْمَحْجُوبِ مِیْنِ فَرْمَاتے ہِیْنِ: کَلَامِ (یعنی بولنا) دُو

طرح کا ہوتا ہے۔ ایک کلامِ حق اور دوسرا کلامِ باطل، اسی طرح خاموشی بھی دو طرح کی ہوتی ہے: (1) بامقصد (مثلاً فکرِ آخرت یا شرعی احکام پر غور و خوض وغیرہ کیلئے) خاموشی (یعنی چُپ رہنا) (2) غفلت بھری (یا مَعَاذَ اللّٰہ گندے تصورات یا دنیا کے بے جا خیالات سے بھرپور) خاموشی۔ ہر شخص کو سکوت (یعنی خاموشی) کی حالت میں خوب اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ اگر اس کا بولنا حق ہے تو بولنا اُس کی خاموشی سے بہتر ہے اور اگر اُس کا بولنا باطل ہے تو اُس کی خاموشی اس کے بولنے سے بہتر ہے۔ حضورِ داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ كَفْتَلُوْكَ حَقَّ يٰۤاَبٰطِلْ ہونے کے متعلق سمجھانے کیلئے ایک حکایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابو بکر شبلی بغدادی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْهَادِيْ بَغْدَادِ شَرِيْفِ كَيْ اِيْكَ مَحَلَّةٍ سِيْ كَزْرَتِيْ هُوِيْ اِيْكَ شَخْصٍ كُو سِنَاوَهْ كِهْرَهَا تَهَا: اَلْسْكُوْتُ خَيْرٌ مِّنَ الْكَلَامِ یعنی خاموشی بولنے سے بہتر ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ نے اسے فرمایا: تیرے بولنے سے تیرا خاموش رہنا اچھا ہے اور میرا بولنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

(ماخوذ از کشف المحجوب، ص 402)

فحش بات کی تعریف

کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں! جو صرف اچھی گفتگو کیلئے ہی زبان کو حرکت میں لاتے اور خوب خوب نیکی کی دعوت لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ افسوس! آج کل لوگوں کی بہت ہی کم بیٹھکیس ایسی ہوتی ہوں گی جو فحش باتوں سے پاک ہوں حتیٰ کہ مذہبی وضع قطع کے افراد بھی اس سے بچ نہیں پاتے۔ شاید انہیں یہی نہیں پتا ہوتا کہ فحش بات کسے کہتے ہیں! تو سنئے: فحش بات کی تعریف یہ ہے: اَلتَّعْبِيْرُ عَنِ الْاُمُوْرِ الْمُسْتَقْبَحَةِ بِالْعِبَارَاتِ الصَّرِيْحَةِ یعنی شرمناک امور (مثلاً

گندے اور بُرے معاملات) کا کھلے الفاظ میں تذکرہ کرنا۔ (احیاء العلوم، ۱۰۱/۳) تو وہ نوجوان جو شہوت کی تسکین کی خاطر خواہ مخواہ شادیوں کی خلوتوں اور پردے میں رکھنے کی باتوں کے قصے چھیڑتے ہیں، نیز فُحش یعنی بے حیائی کی باتیں کرنے والے بلکہ صرف سن کر دل بہلانے والے، گندی گالیاں زبان پر لانے والے، بے شرمانہ اشارے کرنے والے، ان گندے اشاروں سے لطف اندوز ہونے والے اور گندی لذتوں کے حصول کی خاطر فلمیں ڈرامے (کہ ان میں عموماً بے حیائی کی بھرمار ہوتی ہے) دیکھنے والے ایک دل ہلا دینے والی روایت بار بار پڑھیں اور خوفِ خداوندی سے لرزیں۔ چنانچہ،

منہ سے خون اور پیپ بہ رہا ہوگا

منقول ہے: چار طرح کے جہنمی کہ جو کھولتے پانی اور آگ کے مابین (یعنی درمیان) بھاگتے پھرتے ویل و چٹور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہونگے، ان میں سے ایک وہ شخص کہ اس کے منہ سے خون، پیپ بہ رہا ہوگا، جہنمی کہیں گے: اس بد بخت کو کیا ہوا کہ ہماری تکلیف میں اضافہ کئے دیتا ہے؟ کہا جائے گا: یہ بد بخت بُری اور خبیث (یعنی گندی) بات کی طرف مٹوچھ ہو کر اُس سے لذت اٹھاتا تھا جیسا کہ جماع کی باتوں سے۔ (اتحاف السانۃ للزبیدی، کتاب آفات اللسان، الاقة السابعة... الخ، ۱۸۷/۹) غیر عورتوں یا امرِ دوں کے بارے میں آنے والے گندے وسوسوں پر توجُّہ جمانے، جان بوجھ کر بُرے خیالات میں خود کو گمانے اور معاذ اللہ گندی حرکت کے تصوّر کے ذریعے لذت اٹھانے والوں کو بیان کردہ روایت سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

نہ وسوسے آئیں نہ مجھے گندے خیالات دے ذہن کا اور دل کا خدا! قفلِ مدینہ

کتے کی شکل والا

حضرت سیدنا ابراہیم بن میسرہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں: ”نخس کلامی (یعنی بے حیائی کی باتیں) کرنے والا قیامت کے دن کُتے کی شکل میں آئے گا۔“

(اتحاف السادة للزبيدي، كتاب آفات اللسان، الافة السابعة... الخ، ۱۹۰/۹)

جنت حرام ہے

حُضُورِ تاجدارِ مدینہ، قمرِ اِرقابِ سینہ، صَاحِبِ مُعْطَرِ پَیْنِہِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اُس شخص پر جنت حرام ہے جو نَخْسِ گوئی (یعنی بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔

(موسوعه ابن أبي الدنيا، الصنّت وآداب اللسان، ۲۰۴/۷، حدیث: ۳۲۰)

سات مَدَنی پھولوں کا فاروقی گلدستہ

امیرِ اُمُو مَنین، امامِ العادِلین، مَتَمِّمُ الْاَرْبَعین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ☆ فُضُولِ گوئی سے بچنے والے کو حکمت و دانائی عطا کی جاتی ہے ☆ فُضُولِ نگاہی یعنی بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنے سے بچنے والے کو شَوْعِ قلب (سُکُونِ قلبی) ☆ فُضُولِ طَعَامِ (یعنی ڈٹ کر کھانا یا بغیر کسی بھوک کے صرف لَدّت کے لئے طرح طرح کی چیزیں کھانا) چھوڑنے والے کو عبادت میں لَدّت دی جاتی ہے ☆ فُضُولِ ہنسنے سے بچنے والے کو رُعب و دبدبہ عنایت ہوتا ہے ☆ مذاقِ مسخری سے بچنے والے کو نورِ ایمان نصیب ہوتا ہے ☆ دُنیا کی مَحَبّت سے بچنے والے کو آخرت کی مَحَبّت دی جاتی ہے ☆ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے سے بچنے والے کو اپنے عیبوں کی اصلاح کی توفیق ملتی ہے۔

(ماخوذ از المنبهات ص ۸۹)

اے کاش! ایسا ہو جائے.....

ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن ہر مدنی ماہ کے پہلے پیر شریف کو ”خاموش شہزادہ“ رسالے کے مطالعے کا معمول بنالے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اپنے قلب میں حیرت انگیز تبدیلی محسوس فرمائیں گے۔ مدنی انعام نمبر 145 اور 46 کے مطابق عملِ زبان کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے لہذا فضول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کیلئے ضروری گفتگو بھی کم لفظوں میں نمٹائے نیز کچھ نہ کچھ بات اشارے سے اور لکھ کر کرنے کی کوشش کیجئے اور فضول بات منہ سے نکل جانے کی صورت میں فوراً ایک یا تین بار دُرُود شریف پڑھنے کا معمول بنا لیجئے۔

(خاموش شہزادہ، ص 1 تا 18)

{ 4 } اللہ ہمیں کر دے عطاقلِ مدینہ

اللہ ہمیں کر دے عطاقلِ مدینہ ہر ایک مسلمان لے لگا قفلِ مدینہ
یارب نہ ضرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں! اللہ زبان کا ہو عطاقلِ مدینہ
بک بک کی یہ عادت نہ سر حشر پھنسا دے اللہ زبان کا ہو عطاقلِ مدینہ
ہر لفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دوں گا اللہ زبان کا ہو عطاقلِ مدینہ
اکثر مرے ہونٹوں پہ رہے ذکرِ محمد اللہ زبان کا ہو عطاقلِ مدینہ
بڑھتا ہے خموشی سے وقار اے مرے پیارے اے بھائی! زبان پر تو لگا قفلِ مدینہ
دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں ہر عضو کا عطار لگا قفلِ مدینہ

{ 5 } بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کی غرض سے

مدنی انعام نمبر (16) پر عمل کرتے ہوئے صلوٰۃ التوبہ ادا کی جائے گی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیوں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کی غرض سے مدنی انعام نمبر (15) پر عمل کرتے ہوئے فکرِ مدینہ اور مدنی انعام نمبر (45) کے ایک جز 4 بار لکھ کر گفتگو کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ

{ 6 } اجتماعی فکرِ مدینہ کروانے کا طریقہ

- 1 { کیا آج آپ نے اچھی اچھی نیتیں کی؟ } 2 { پانچوں نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ پہلی صف میں باجماعت ادا کی؟ } 3 { ہر نماز کے بعد آیہ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورہٴ اخلاص اور رات میں سورہٴ ملک پڑھی؟ } 4 { اذان و اقامت کا جواب دیا؟ } 5 { شجرہ شریف کے کچھ نہ کچھ اور اد 313 درودِ پاک پڑھے؟ } 6 { مسلمانوں کو سلام کیا؟ } 7 { آپ اور جی سے گفتگو کی؟ } 8 { جائز بات کے ارادے پر اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اور نعمت دیکھ کر مَا شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ کہا؟ } 9 { سلام اور چھینکنے والے کی حمد کہنے پر جواب دیا؟ } 10 { دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات اور تلفظ کی درستی کی کوشش کی؟ } 11 { پردے میں پردہ کیسے مٹی کے برتن میں بھوک سے کم کھانے کی کوشش کی؟ } 12 { دو درس دیئے یا سنے؟ } 13 { مدرسہ بالغان پڑھا پڑھایا؟ } 14 { مکتبۃ المدینہ کی 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت کے 4 صفحات پڑھے؟ } 15 { فکرِ مدینہ کی؟ } 16 { صلوة التوبہ پڑھی؟ } 17 { چٹائی پر سوئے، سر ہانے سنت بکس رکھا؟ } 18 { سنتِ قبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ } 19 { تہجد، اشراق و چاشت، اوہین ادا کی؟ } 20 { تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ } 21 { کنز الایمان سے 3 آیت ترجمہ و تفسیر پڑھی؟ } 22 { انفرادی کوشش کرتے ہوئے کم از کم دو کو مدنی قافلہ، مدنی انعامات کی ترغیب دلائی؟ } 23 { دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ }

{ 24 } اپنے نگران کی اطاعت کی؟ { 25 } چیزیں مانگ کر استعمال تو نہیں کی؟ { 26 } کسی سے برائی صادر ہو تو تحریری یا براہ راست اصلاح کی کوشش کی بلا اجازت شرعی کسی پر اظہار تو نہیں کیا؟ { 27 } پردے میں پردہ کیا قبلہ کی سمت رُخ رکھا؟ { 28 } غصہ کا علاج کیا اور درگزر سے کام لیا؟ { 29 } فضول سوالات تو نہیں کئے؟ { 30 } نا محرم رشتے داروں سے شرعی پردہ کیا؟ { 31 } فلمیں ڈرامے گانے باجوں سے بچنے؟ { 32 } گھر میں مدنی ماحول بنانے کے لئے 19 مدنی پھولوں پر عمل کیا؟ { 33 } تہمت گالی گلوچ تو نہیں کی؟ { 34 } دوسروں کی بات کاٹ کر اپنی بات تو شروع نہیں کی؟ { 35 } صدائے مدینہ لگائی؟ { 36 } نگاہیں نیچی رکھتے ہوئے چلنے کی کوشش کی؟ { 37 } دوسروں کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے؟ { 38 } جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچنے؟ { 39 } اکثر دن کا حصہ با وضو رہے؟ { 40 } مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟ { 41 } وقت پر قرض ادا کیا؟ { 42 } مسلمانوں کے عیوب پر پردہ پوشی کی؟ { 43 } یکساں تعلقات رکھے؟ { 44 } نماز اور دعا میں خشوع اور خضوع پیدا کیا؟ { 45 } عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن سے جھوٹ اور ریا کاری کا ارتکاب ہو؟ { 46 } زبان کا قفل مدینہ لگاتے ہوئے اشارے اور چار بار لکھ کر گفتگو کی؟ { 47 } ایک بیان، مدنی مذاکرہ یا مدنی چینل دیکھا؟ { 48 } مذاق، مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ سے بچنے؟ { 49 } ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟ { 50 } سارا دن عمامہ، زلفیں، سر بند، داڑھی، کرتا، مسواک اور ٹخنوں سے اوپر پائے رکھے؟۔

{ 7 } لکھ کر بات کرنے کی عادت بنانے کا طریقہ

روزانہ بعد مغرب یا کسی بھی وقت مقررہ پر فکرِ مدینہ کرنے کے بعد یہ چار جملے لکھنے کا معمول بنالیجئے:

۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ 12 جولائی 1950ء بروز بدھ

(بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ)

(یا مرشد پاک کرم فرمائیے۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ)

(1) کیا آج آپ نے فکرِ مدینہ کر لی؟ (2) کیا ہر دوسرے دن تحریری گفتگو کیلئے نئی تاریخ لکھ لیتے ہیں؟

(3) کم از کم 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟ (4) اگر نہیں تو فوراً ترکیب بنالیجئے۔ (5)۔۔۔۔۔

{ 8 } اعلان فرمائیں

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر (46) زبَانِ كَاتِفِ الْمَدِينَةِ لگاتے ہوئے فضول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کے لیے اشارے سیکھنے کی کوشش کریں گے۔ اِنْ شَاءَ

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

اذکار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	9	رُدُّوْهُ وَسَنَّتِ الْاِعْتِكَافِ
اللّٰهُ	10	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ	11	مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ	12	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
اللّٰهُ هُوَ	13	اَسْتَغْفِرُ اللّٰهُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ	14	بَارَكَ اللّٰهُ

7	اللَّهُ أَكْبَرُ	15	جَزَاكَ اللَّهُ
8	إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ	16	آمِينَ

{ 9 } اعلان کیجئے :

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر (5) کے جز 313 بار درود پاک، اور مدنی انعام نمبر (36) پر عمل کرتے ہوئے نگاہیں جھکا کر چلنے کی مشق کریں گے۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ (دورانیہ 10 منٹ ہے۔)

{ 10 } اب تصور مرشد ہوگا

تصور مرشد:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
 تصور مرشد کا طریقہ:

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن یوں ارشاد فرماتے ہیں: خَلَوْتُ (یعنی تنہائی) میں آوازوں سے دور، رو بہ مکان شیخ (یعنی مرشد کے گھر کی طرف منہ کر کے)، اور وصال ہو گیا ہوتو، جس طرف مزار شیخ ہو ادھر متوجہ بیٹھے۔ محض خاموش، با آداب کمال خشوع و خضوع، صورت شیخ کا تصور کرے اور اپنے آپ کو ان کے حضور جانے، اور یہ خیال جمائے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وَسَلَّمَ سے انوارِ فیض، شیخ کے قلب پر فائز ہو رہے ہیں۔ اور میرا قلب، قلب شیخ کے نیچے، بحالتِ دَرِّ يَوْزَهْ گری (یعنی گداگری) میں لگا ہوا ہے۔ اور اس میں سے، انوارِ فیوض، اُبل اُبل کر، میرے دل

میں آرہے ہیں۔ اس تصور کو بڑھائے، یہاں تک کہ جم جائے اور تکلف کی حاجت نہ رہے۔ اس کی انتہا پر، صورتِ شیخ (یعنی پیر و مرشد کا چہرہ مبارک) خود متماثل ہو کر مرید کے ساتھ رہے گی اور اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی عطا سے) ہر کام میں مدد کرے گی۔ اور اس راہ میں جو مشکل اسے پیش آئے گی اس کا حل بتائیگی۔

(الوظیفۃ الکریمیۃ، ص 36)

تصور مرشد کا ایک اور مدنی طریقہ

”چل مدینہ“ کے مقدس سفر کے دوران جب امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے عرض کی گئی! کہ حضور کیا تصور مرشد کرنا چاہئے؟ تو آپ نے فرمایا! کہ طریقت کا معاملہ ہے میں کیسے منع کر سکتا ہوں۔ مزید عرض کی گئی کہ حضور تصور مرشد کا طریقہ کیا ہے! ارشاد فرمایا: الوظیفۃ الکریمیۃ میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ الرَّحْمَہ نے لکھا ہے، دیکھ لیں، جب اصرار بڑھا تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ارشاد فرمایا: چاہیں تو اس طرح بھی تصور کر سکتے ہیں، کہ مرید، اپنے پیر و مرشد کو سبز گنبد کے سامنے، دست بستہ (یعنی ہاتھ باندھے)، سر جھکائے گریہ و زاری فرماتے تصور کرے۔ اور یہ تصور باندھے کہ میں بھی اپنے پیر و مرشد کے پیچھے، سر جھکائے اشکبار آنکھوں کے ساتھ با اَدَب موجود ہوں اور سبز گنبد سے میرے پیر و مرشد پر انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی ہے۔ اور وہ تجلیات کی بارش، پیر و مرشد سے مجھ پر برس رہی ہے۔ اسی طرح تصور جمانے کی کوشش کرے، حتیٰ کہ اس میں کامل ہو جائے۔ عرض کی گئی، حضور اگر مرید اس طرح تصور مرشد کرے، تو کیا ہوگا۔ ارشاد فرمایا: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مرشد ہر وقت اسکے ساتھ ہوگا۔ (مگر اس کے لیے اپنے قلب کو آئینہ بنانا ہوگا، گناہوں کے زنگ کو اپنے دل سے دور کرنا ہوگا۔)

ابتدائی تصور کیلئے ایک مدنی انداز

”تصور مرشد“ کی راہ ہموار کرنے کیلئے شروع میں اس طرح کرنا بھی فائدہ مند ہو سکتا ہے کہ روزانہ چند لمحے ہی سہی، چاہے تو ہر نماز کے بعد، اپنے ذہن میں یہ تصورِ جمانے کی کوشش کرے، کہ میں نے اپنے پیرومرشد کو یہاں ملاقات فرماتے دیکھا، آپ فلاں مقام پر وضو فرما رہے تھے، مجھے فلاں دن شفقت سے سینے سے لگایا تھا، میرے مرشد اس طرح بیان فرماتے ہیں، میں فلاں جگہ سحری و افطاری کے وقت ان کے ساتھ تھا، میرے مرشد کسی چیز کا اشارہ اس طرح فرماتے ہیں، مجھے اس دن مسکرا کر دیکھا تھا۔ یعنی اس طرح جتنی مرتبہ ملاقات ہوئی یا کہیں بھی زیارت کی سعادت ملی تو وہ تصور میں لانے کی کوشش کرے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ”تصور مرشد“ میں بہت آسانی ہوگی اور مرشد کی محبت میں بھی اضافہ ہوگا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ جتنی اپنے پیرومرشد سے محبت بڑھے گی، گناہ سے دل بیزار ہوگا اور نیکیوں میں حیرت انگیز طور پر دل لگ جائے گا۔

تذکرہ مشائخ نقشبندیہ میں نقل ہے کہ تصور کو یہاں تک پکا کرنا چاہیے کہ تمام حرکات و سکنات، نشست و برخاست، غرض کہ ہر فعل میں، پیشوا (یعنی مرشد) کی ادائیں آجائیں اور آخر کار پیشوا (یعنی مرشد) کی صورت کے مشابہ ہو جائے، کہ اسی سے پھر آگے کا راستہ کھل جاتا ہے۔

پھر توجہ بڑھا میرے مرشد عطار پیا دامت برکاتہم العالیہ

پھر توجہ بڑھا میرے مرشد پیا نظریں دل پہ جما میرے مرشد پیا
 نفس حاوی ہوا حال میرا برا تجھ سے کب ہے چھپا میرے مرشد پیا
 اب لے جلدی خبر تیری جانب نظر میں نے لی ہے لگا میرے مرشد پیا
 سخت دل ہو چلا اب کیا ہوگا میرا اب دے دل کو جلا میرے مرشد پیا

تیری بس اک نظر دل پہ ہو جائے گر پائے گا یہ شفا میرے مرشد پیا
 ایسی نظریں جھکیں پھر کبھی نہ اٹھیں دے دے ایسی حیا میرے مرشد پیا
 گر میں چپ نہ رہا بولتا ہی رہا نامہ ہوگا سیاہ میرے مرشد پیا

(مناقبِ عطار، ص 7)

{ 11 } اس کے ساتھ ہی صلوة و سلام پھر دعا کی ترکیب فرمائیے۔

{ 12 } یوں اعلان فرمائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر (36) پر عمل کرتے ہوئے
 نگاہیں جھکا کر چلنے کی مشق کے ساتھ کھانے کا وضو کریں گے اور مدنی انعام نمبر (1) پر عمل کرتے
 ہوئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ مدنی انعام نمبر (11) پر عمل کرتے ہوئے پردے میں پردہ کر کے
 بیٹھنے اور مٹی کے برتن میں بھوک سے کم کھانے کی کوشش کریں گے۔

﴿ مجلس مدنی انعامات ﴾